

فیروز بھیا نے مانگت لوگ بنادیا۔ آج وہ ہمارے پاس ہوتے تو کیا..... ستارہ باباجی ہمارا یہ حال کر سکتی تھیں؟ بولیں آپ بھی کچھ باباجی! سکندر مالک بن سکتا تھا کوٹھی کا۔
(آپاچیک پکڑتی ہے۔)

کیا بولوں! دونوں بازوؤں سے مت کھینچو مجھے۔

بابا: جس بھیا کا آپ لوگوں کو بہت مان ہے وہ..... وہ داستان آپ پوری طرز نہیں جانتے..... میں آپ کے بھیا کی خاطر گھر بار چھوڑ کر آئی تھی..... سن لیجئے آپ سب! اس نے اگر میرے لیے زہر کھایا تھا تو میں نے بھی لوک لاج کی پروانہ کی تھی۔ سن لیجئے آپ تینوں کان کھول کر..... تب مجھے علم نہ تھا کہ میں اتنی مشہور، امیر گلوکارہ بھی ہو سکتی ہوں، پھر تمہارے چہیتے بھائی نے..... تمہارے نکھٹو بھائی نے دود و دن کے فاقے کروانے شروع کر دیئے سارے خاندان کو۔ باباجی خدا کے لیے آپ بھی تو کچھ کہیے! بتائیے آپ بھی..... کس مجبوری میں شادی کی میں نے بتائیے ناں..... مجھے آپ کے بھائی سے محبت نہ تھی پر مجھے اس پر ترس آگیا تھا۔ ہسپتال میں دیکھ کر۔

بابا: یہ کچھ اتنے چھوٹے تو نہیں تھے یہ سب جانتے ہیں۔

ستارہ: پھر..... میں نے اور باباجی نے ہمت کی..... اور اس ہمت کا یہ صلہ دیا ہے..... یہ صلہ ہے۔ میں اپنی مرضی سے گلوکارہ نہیں بنی، مجھے بھی مجبوری تھی آپ سب کی۔
بھیا یہ نہیں چاہتے تھے کہ آپ سٹوڈیوز میں دھکے کھاتی پھریں۔

ستارہ: تم تو چھوٹے تھے بھیا کی جان..... تمہارے بھائی نے مجھے اس وقت روکنا چاہا جب پانی سر سے نکل چکا تھا۔ جس چیز کو انہوں نے بعد میں غیرت اور عزت کا سوال بنایا تھا، دراصل وہ اتنی وجہ تھی کہ..... کہ میرے مقابلے میں وہ اپنے آپ کو معمولی اور کم اہمیت کا سمجھنے لگا تھا۔ جب پہلے پہل میں سٹوڈیوز جانے لگی تو انہوں نے بھی نہیں روکا۔

آپا: اتنے سال ان کے ساتھ رہ کر یہی کچھ ان کی توقیر رہ گئی ہے۔ تیرے دل میں ستارہ۔

ستارہ: ہم دونوں ہمیشہ اس طرح رہے آپا جیسے ایک صحت مند سالم ٹانگ کے ساتھ لنگڑی ٹانگ رہتی ہے۔

گلینہ: آپ کے لیے وہ لنگڑی ٹانگ تھے، پر ہمارے وہ بھائی تھے۔ وہ آپ کے دکھوں کو مر سے غائب ہوئے..... پتہ نہیں مر گئے یا زندہ ہیں!

ستارہ: میں مانتی ہوں۔ میری وجہ سے گئے..... لیکن اتنا تو ماننے کہ طلاق مل جانے کے بعد بھی میں آپ کے پاس رہی، آپ کی غلام بن کر۔

گلینہ: آپ کو اپنا Career پیارا تھا۔ ہم سب اتنے چھوٹے بھی نہیں تھے باجی..... ہم چپ رہتے تھے پر سمجھتے سب تھے..... آپ کے پاس بھی جانے کی کوئی جگہ نہ تھی..... آپ کس کے پاس جاتیں؟

ستارہ: تم ٹھیک کہتی ہو، شاید یہی وجہ تھی! شاید.....

گلینہ: کوئی مرد بھلا برداشت کرتا ہے کہ اس کی بیوی اس سے زیادہ حیثیت کی ہو۔ آدمی مرنے جائے ایسی ذلت سے پہلے۔

ستارہ: کاش یہ مجھے تب پتا ہوتا!

عاصم: اب یہ تم لوگ کچھلی باتیں مت لے کر بیٹھ جاؤ..... باجی! ہمیں آپ کا اعتبار نہیں رہا، سچی بات تو اتنی ہے۔

باپ: عاصم!

ستارہ: آپ اسے بولنے دیں اباجی! گیس نکلنے دیں، پریشاں نہ رہنا چاہیے۔

عاصم: آپ پوچھیں آپا؟

آپا: تم پوچھو!

گلینہ: میں پوچھتی ہوں، آپ سب رہنے دیں۔ جی صاف صاف بتائیں اس آدمی سے

..... اس گل رخ سکندر سے آپ کا کیا رشتہ ہے؟

(ستارہ سب کی طرف باری باری دیکھتی ہے)

ستارہ: جو رشتہ میرا تم سب کے ساتھ ہے..... جو رشتہ ایک انسان کا کسی اور انسان کے

ساتھ ہونا چاہیے۔

آپ ڈائلاگ نہ بولیں پلینز بات کریں۔ آپ نے اپنی کوٹھی اس کے نام کروادی ہے، ہم ننھے منے بچے نہیں ہیں۔

میں کب کہتی ہوں تمہیں پتا نہیں ہے سب..... یہ درست ہے۔

بیٹی تو اتنا بڑا قدم اٹھانے سے پہلے مجھے تو بتا دیتی!

ابھی تو میں نے صرف اپنی کوٹھی ان کے نام کی ہے..... جب میں نے اپنا سارا وجود اس کے نام لکھوا دیا تو پھر کیا کہیں گے آپ لوگ!

کچھ تجھے شرم، کچھ تجھے حیا ہے..... ہمارے بھائی کا کچھ پتا نہیں، چلو مٹی ڈالو۔ تو نے تو طلاق لے کر ختم کیا قصہ، بھائی تو ہمارا گیا گھر سے۔ ابھی اس پر ڈیو سر کا قصہ پرانا نہیں ہوا جس کی خاطر تو نے زہر کھالیا تھا.....

کاش اس وقت آپ لوگوں نے مجھے مر جانے دیا ہوتا!

زہر کھانے کی کیا ضرورت تھی اس سے نکاح پڑھوا لیا ہوتا..... امیر آدمی تھا، دو بیویاں افورڈ کر سکتا تھا۔

اس کے پانچ چھوٹے چھوٹے بچے تھے..... اور اس کی بیوی بالکل بے یار و مددگار عورت تھی۔ نہ اس کا کوئی مائیکہ تھا نہ سسرال!

عشق کرتے وقت آپ کو پتا نہیں تھا کہ وہ شادی شدہ، بچوں والا ہے؟

تم مانو گی تو نہیں، لیکن خود مجھے اس وقت علم ہوا جب میں نے زہر کی گولیاں کھالی تھیں..... کئی بار عشق سرنگ کی طرح اندر ہی اندر بڑے گہرے راستے بنالیتا ہے اور علم تک نہیں ہوتا..... اندر ریل کی پٹری بچھ جاتی ہے گاڑیاں چلنے لگتی ہیں اور پہاڑ کو پتا نہیں چلتا کہ کتنی آمدورفت ہو گئی ہے اندر۔

اور یہ موجودہ عشق کب سے چل رہا ہے تیرا؟

(دکھ سے) آپا!

مجھ پر تو اتنی پابندیاں ہیں کہ اکیلی دوست کے گھر تک نہیں جاسکتی..... آئس کریم کھانے جاؤں تو اباجی ساتھ جاتے ہیں۔

اچھا اب تم چپ بھی کرو۔

آپا: یہ بتا اور کتنے عشق ہوں گے تیرے..... اور کتنی ذلتیں برداشت کرنا ہوں؟
ہمیں؟ کتنی بار ناک کٹوائے گی ہماری..... بول؟

ستارہ: (بہت دکھ سے) آپا! ہم آرٹسٹ لوگ کمزور دل کے ہوتے ہیں۔ ہم ہمیشہ جھوٹے تسلی کے لیے، محبت کے لیے لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں..... ان کی محبت میں پلے لیتے ہیں، جو لوگ آپ کی طرح محبت میں پناہ لیتے ہیں، جو لوگ آپ کی طرح مضبوط ہوتے ہیں اور پکے ہوتے ہیں، وہ صرف خدا سے تسلی چاہتے ہیں..... ان انسان کے بت کو بار بار پوچھنا نہیں پڑتا۔ جب بھی بارش پڑتی ہے آندھی آتی ہے ہمیں انسانی دلوں پر دستک دینی پڑتی ہے۔ جو لوگ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں، جانے انہیں صرف ایک بار عشق ہوتا ہے..... وہ تو کچے گھڑے پر پار ہو جاتے ہیں ہمیشہ، انہیں لوگوں کی کیا پرواہ!

عاصم: ہم سب آپ سے صرف اتنی بات پوچھنا چاہتے ہیں.....
ستارہ: کیا؟

عاصم: ہم تینوں کا فیصلہ ہے کہ اب ہم آپ کے پاس نہیں رہیں گے۔
نگینہ: ہم میں اب اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ ہم روز اخباروں میں آپ کے نئے سکیڈل پڑھیں۔ لوگوں کو جھوٹی سچی Explanations دیں۔
عاصم: ہمیں تو بڑا ارمان تھا کہ ہم سب اس کرائے کے مکان کو چھوڑ کر کوٹھی میں جا رہے گے..... لیکن آپ بہتر سمجھتی ہیں، بہتر کرتی ہیں، آپ کماتی ہیں، فیصلہ آپ کا ہی ہونا چاہیے۔

ستارہ: اباجی، آپ ان کو سمجھائیں، پلیز.....!

عاصم: ہم دونوں آپا کے ساتھ جا رہے ہیں..... اباجی! آپ مضبوط ہیں کہ اس بار بھی آپ اپنی شاگرد کو ہم پر ترجیح دیں گے؟

ستارہ: آپ سب کہیں نہ جائیں، یہیں رہیں..... اس بار میں یہاں سے جاؤں گی اور اباجی نہیں آؤں گی۔

نگینہ: اباجی، کہنا آسان ہے، کرنا مشکل۔

تم فکر نہ کرو نگینہ..... اس بار چاہے جو کچھ بھی ہو، میرا ارادہ خود کچے گھڑے پر پار اترنے کا ہے۔

(ستارہ جاتی ہے، باپ اٹھتا ہے۔)

ستارہ..... ستارہ بیٹی..... چلی گئی.....؟ ظالمو! بھگا دیا اسے..... پہلے میرے بیٹے فیروز کو نکھٹو، نامرد کہہ کہہ کر لاپتہ کر دیا اور اب.....

اب دیں ہمیں الزام، دیں رج رج کر!

کچھ تو سوچ لیتے کہ میں اندھا ہوں..... میں اسے کہاں تلاش کرتا پھروں گا!

(دروازے پر جا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ کیمرہ اس کے کھڑاپ پر آتا ہے۔ آنسو اس کی

آنکھوں سے گر رہے ہیں۔)

کٹ

قسط نمبر 5

کردار

ستارہ:	عمر ستائیس سال۔ خوش شکل
سکندر:	ایکٹر کی سی صفات کا مالک۔ خوش گلوں جو ان
باپ:	ماسٹر فضل۔ ستارہ کا استاد
راشدہ آپا:	موٹی۔ خوش شکل کھلی زبان والی
جلیل احمد:	معروف موسیقار۔ بوڑھا آدمی۔ جوانی کا جوش۔ عاشق مزان
افضل:	ٹی وی پروڈیوسر
اخباری نمائندہ:	
موسیقی کا ڈائریکٹر:	ٹی وی سے منسلک

(نا سٹل ختم ہونے پر سکرین کے اوپر اردو اخبار میں بڑی بڑی سرخی آتی ہے: ”ستارہ اور سکندر..... تعلقات کا نیاروپ! ستارہ کے خاندان نے اسے عاق کر دیا۔“ اس اخبار کے بعد ایک رسالے پر ستارہ اور سکندر کی بہت سی تصویریں، اوپر موٹی سرخی: ”ستارہ کا نیا شکار..... سکندر بار قار!“ اس کے بعد ایک اور رسالہ جس کے باہر ستارہ کی تصویر ہے۔ ایک اخبار کی سرخی: ”کیا یہ سچ ہے کہ ستارہ گھر سے بھاگ گئی؟“ یہ سارا میٹرل قالین پر پڑا ہے۔ کیمرا آہستہ آہستہ اس سکیڈل کو build کرتا ہے۔ پھر سکندر کی ناگئیں نظر آتی ہیں۔ اب کیمرا پیچھے ہٹ کر سارے سکندر پر فوکس ہوتا ہے۔ اس وقت وہ بڑے جوش میں فون کر رہا ہے۔)

سکندر: کہاں ہیں تمہارے ایڈیٹر صاحب؟ صبح میں نے فون کیا تھا تو وہ نہار ہے تھے۔ پھر کیا تو وہ ناشتہ کر رہے تھے۔ اب؟ (سنتے ہوئے) ضروری کام ہے؟ جی ہاں ضروری کام ہے تو بلارہا ہوں۔ بھائی تم کسی ذمہ دار آدمی کو بلاؤ مجھے تم سے کچھ نہیں کہنا۔ (اس وقت غسل خانے سے ستارہ آتی ہے۔ اس نے بال دھو کر تولیہ لپیٹ رکھا ہے اور تولیے کے کونے سے ہاتھ پونچھ رہی ہے۔)

ہاں جی، بیگم صاحب بول رہی ہیں؟ جی..... جی مجھے معلوم ہے ایڈیٹر صاحب گھر پر نہیں ہیں لیکن انہیں بتا دیجئے کہ میں ان پر ہنگ عزت کا دعویٰ کرنے والا ہوں۔ بیگم صاحب، ان کا خیال ہے کہ عزت دار لوگوں کی پگڑی اچھالنا اتنا آسان کام ہے..... آپ اس ہفتے ”پردے میں رہنے دو“ نکال کر دیکھیں، سارا فلمی رسالہ سوائے سکیڈل کے کچھ نہیں..... جی میں سکندر بول رہا ہوں۔ چلیں مجھے چھوڑیں..... جو لیمکونج انہوں نے اپنے ملک کی مایہ ناز گلوکارہ کے لئے استعمال کی ہے، کیا انہیں زیب دیتی ہے؟ اودہ جی آپ کو نہیں پتہ ہوگا لیکن یہ توفاشی سے بھی بدتر ہے۔ آپ لوگ تو بنے بنائے Images کو توڑنا اپنا فن سمجھتے ہیں۔ برسوں کی محنت کے بعد یہ مقام ہاتھ آتا ہے بیگم صاحب۔ یہ کوئی میٹھی پالک پکانا نہیں ہے کہ سب پکالیں گے۔ ذرا سی بات..... ساری عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ آپ کو کردار کشی کی سزا ملنی چاہیے۔

(اس وقت ستارہ پاس آکر فون اس کے ہاتھ سے لیتی ہے اور فون میں کہتی ہے:)

ستارہ: سوری جی، رانگ نمبر!

(اور پھر فون رکھ دیتی ہے۔)

سکندر: یہ آپ نے کیا کیا؟

ستارہ: ٹھیک کیا، درست کیا۔

سکندر: میں ایڈیٹر کو فون کر رہا تھا..... قمر صاحب کو۔

ستارہ: کیوں؟

سکندر: یہ سب رسالے، یہ ادبی صفحے..... یہ کیا کیا گند، کیا کیا سکیئنڈل پھیلا رہے ہیں۔ میں

ان پر مقدمے کروں گا..... ان کو سیدھا کروں گا۔ میں وکیل ہوں آخر اس کردار کشی کا خاتمہ کر دوں گا ہمیشہ کے لئے۔

ستارہ: تم کچھ نہیں کرو گے، کوئی نوٹس نہیں لو گے ان باتوں کا۔ پھلجھڑی زیادہ دیر نہیں جلتی۔

سکندر: میں آپ سے کہتا تھا کہ اتنی رازداری سے شادی نہ کریں، سکیئنڈل ہو جائے گا۔ لیکن آپ بھی نہیں مانیں۔ دھوم دھڑکے سے شادی ہونا چاہیے تھی کسی بڑے ہوٹل میں۔

ستارہ: جان من! سکیئنڈل ہونا چاہیے..... سکیئنڈل ہوتے رہنا چاہیے..... سکیئنڈل مفید چیز ہے، ہم لوگوں کیلئے۔ ہمیں اور شہرت ملتی ہے سکیئنڈل سے..... تم دنوں میں ٹاپ؛ پہنچ جاؤ گے۔

سکندر: جی؟

ستارہ: سکیئنڈل نہ ہوں تو رسالے نہیں چلتے، آرٹسٹ پاپولر نہیں ہوتے..... تمہیں دنوں

میں build کر دے گا یہ سکیئنڈل۔ میں نے تو دس سال فیروز کے ساتھ اپنی شادی

کو چھپایا۔ سکیئنڈل بننے دیئے۔ اپنے طلاق نامے کو اباجی تک کو نہ دکھایا..... باتیں

مشہور ہوئیں میں نے انہیں اپنی شہرت کے لئے ضروری سمجھا۔

سکندر: کیا کہہ رہی ہیں آپ! انسان اپنے میرٹ سے، اپنے ٹیلنٹ سے مشہور ہوتا ہے۔

وہ دن گزر گئے سکندر..... اب تو ابلاغ کا زمانہ ہے، جو ابلاغ پر حاوی ہو گیا، وہ لوگوں کے ذہنوں پر چھا گیا۔

آپ پتہ نہیں مجھے کیا کیا ٹریڈ سیکرٹس بتاتی رہتی ہیں..... میں کچھ نہیں سنوں گا۔ (جاتے ہوئے) میں تھوڑی دیر میں آ جاؤں گا، لانچ تک!

کہاں جا رہے ہو سکندر؟

میں بہار سٹوڈیوز جا رہا ہوں۔ وہاں سے بیک صاحب کو لے کر سیدھا قمر صاحب کے پاس جاؤں گا۔ ایڈیٹر صاحب سے ملوں گا۔

کس لئے؟

تردید چھوڑاؤں گا..... بیان دوں گا کہ ستارہ میری جائز منکوحہ ہے اور شادی ہر بالغ آدمی کا حق ہے۔

(ہاتھ جوڑ کر) تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔ دیکھو سکندر، جب کسی آرٹسٹ کے ساتھ کوئی سکیئنڈل وابستہ ہو جاتا ہے تو پھر لوگ اس میں دلچسپی لینے لگتے ہیں..... گفتگو کے لئے وہ ایک دلچسپ موضوع بن جاتا ہے..... Fans پر اس کا جادو بڑھ جاتا ہے۔ سکیئنڈل آرٹسٹ کا گلیمر ہے..... تم خواہ مخواہ اپنا کوئی نقصان نہیں کرو گے۔ تم دنوں میں build ہو جاؤ گے۔

مجھے ایسا گلیمر، ایسا جادو نہیں چاہیے۔

ابھی تمہارے career کا آغاز ہے۔ تم بڑے خوش نصیب ہو کہ ایک بڑے سکیئنڈل میں پھنس گئے ہو۔ خدا قسم بڑا فائدہ ہو گا تمہیں اس کا..... دنوں میں (چٹکی بجا کر) دیکھنا دنوں میں تم سالوں کی مسافت طے کرو گے۔ شو مین بزنس میں چھوٹا سا سکیئنڈل بھی راکٹ کی طرح اوپر لے جاتا ہے۔

مجھے یہ بے غیرتی لگتی ہے خدا کی قسم کہ آپ کے متعلق ایسی باتیں شائع ہوں اور میں چپ رہوں۔

ایسی باتوں کی ہم آرٹسٹ لوگوں کے لئے کوئی لمبی چوڑی وقعت نہیں ہوتی سکندر۔ یہ تھری پیس کا کوٹ ہے..... ہر آرٹسٹ کو وقت بے وقت پہننا پڑتا ہے۔ (سکندر

ان باتوں سے ڈھیلا ہو چکا ہے) ذرا دھیان تو دے ماہ نو خیز اس وقت شہر میں کہاں کہاں تیرا چرچا ہے! بیگ گرداؤنڈ گانے دس سال کا کر بھی یہ چرچا نہ ملتا تھے۔
(پیارے اس کا ہاتھ پکڑتی ہے۔)

کٹ

سین 2 آؤٹ ڈور دن

(ایک کار جارہی ہے۔ اس میں کیسٹ لگا ہے۔ مرد کار ڈرائیو کر رہا ہے، ساتھ عورت بیٹھی کون کھا رہی ہے۔ ساتھ ساتھ وہ جلدی جلدی کچھ کہہ رہی ہے، جیسے سکندر اور ستارہ کا سکیئنڈل ڈسکس کر رہی ہو۔ پھر وہ اسے رسالہ دکھاتی ہے اس میں ستارہ اور سکندر کی تصویر ہے۔ مرد کے چہرے پر پہلے تعجب ہے، پھر حیرانی اور آخر میں مسکراہٹ آتی ہے۔ وہ ٹیپ اونچا کرتا ہے اور کار کی سپیڈ تیز کرتا ہے۔ اس وقت ٹیپ پر کچھ اس نوعیت کی غزل ہو رہی ہے جو سکندر کی آواز میں ہے: ”کل چودھویں کی رات تھی، شب بھر رہا چرچا تیر“ یہی غزل ان تین چار سینوں میں مکمل ہوتی ہے۔)

کٹ

سین 3 آؤٹ ڈور دن

(لبرٹی کی کسی میوزک شاپ میں جہاں کتابیں بھی بکتی ہیں، دو لڑکیاں سر جوڑے کاؤنٹر پر رسالہ ”پردے میں رہنے دو“ دیکھ رہی ہیں۔ کاؤنٹر کی دوسری طرف دوکاندار کیسٹ لگاتا ہے۔ یہی غزل جارہی ہوتی ہے۔ دونوں لڑکیاں کھی کھی کر ہنسی ہیں۔ دوکاندار سے کیسٹ اور رسالہ خرید کر جاتی ہیں۔)

کٹ

(ایک بوڑھی عورت تسبیح ہاتھ میں لئے بیٹھی ہے۔ ملازم آتا ہے اور ان کے سامنے سودا سلف کے کچھ لفافے رکھتا ہے۔ تھوڑی سی نقدی بھی واپس دیتا ہے۔ اب ملازم جاتا ہے۔ کیمبرہ ایک لفافے پر پڑتا ہے۔ اس پر سنسنی خیز خبر چھپی ہے: ”ستارہ کا نیا رومان“۔ ملازم کے جانے پر بوڑھی عورت تسبیح رکھتی ہے، لفافے میں سے کیلے نکال کر میز پر رکھتی ہے اور اخبار پڑھتی ہے۔ اندر سے ایک دس برس کا لڑکا ریڈیو اٹھائے باہر کی طرف جاتا ہے۔ ریڈیو پر گیت لگتا ہے: کل چودھویں کی رات تھی.....

کٹ

(اس وقت ستارہ ایک ٹیپ ریکارڈر پر پچھلی غزل کا آخری حصہ سن رہی ہے۔ اس کے پاس ہی میوزک ڈائریکٹر جلیل احمد بیٹھا ہے۔ جلیل صاحب کے پاس ہارمونیم ہے اور یہ بالکل ایک کھویا ہوا بڈھا ہے جو جوانی سے علیحدہ نہیں ہو سکا۔)

ستارہ: (ٹیپ بند کر کے) سنا آپ نے جلیل صاحب!

جلیل: (ہارمونیم پر دو چار نوٹ بجا کر) جی جناب سنا۔

ستارہ: آپ خود بتائیں جو ریکارڈنگ میرے اور سکندر کے ڈویٹ کی ہوئی ہے، ویسی ہی اس کی بھی ریکارڈنگ ہوئی ہے۔ انصاف سے کہیں آپ کو نہیں لگتا کہ سکندر نے جو سنگل گایا ہے اس میں آپ نے پوری توجہ نہیں دی؟ سچی بات کرنا آپ!

جلیل: توجہ سکندر صاحب نے نہیں دی میڈم۔

ستارہ: (غصے کے ساتھ) یہ بتائیں جو میرے ساتھ گانا ریکارڈ ہوا ہے اس کی کوالٹی کیسے مختلف ہے؟

جلیل: بات یہ ہے میڈم ایک جولاہا اپنے پنڈ سے کوئی سواتین میل دور ایک لق و دوق صحرا

میں جا رہا تھا.....

ستارہ: بس اب سیریکس بات ہو رہی ہے، آپ اپنے Jokes رہنے دیں۔

جلیل: سکندر کے اس گانے نے سارے سیل ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش اور اب اس نے الیکشن میں حصہ لینا تھا جو ہم نے اسے روک دیا۔ ہر ہواڑی کی دوکان پر اس کا ریکارڈ بچ رہا ہوتا ہے۔ آپ چلیں میرے ساتھ، خیر سے خود دیکھیں۔ میں نے آپ کی دعا سے ایسی دھن فٹ کی ہے میڈم..... جی میں نے دیکھ لیا تھا کہ بیچم میں جا کر اس کا سر پورا نہیں رہتا..... دھن ہی ایسی بنائی ہے کہ رگی میں گانے والا فیل نہیں ہو سکتا حضرت علی کی قسم!

ستارہ: آپ میری بات سن نہیں رہے!

جلیل: بسم اللہ..... فرمائیں..... ارشاد!

ستارہ: اگر آپ ریکارڈنگ کے وقت ذرا توجہ دیتے تو سکندر کے اس گانے کو اس سال ملک کے تمام ایوارڈز مل جاتے۔

جلیل: میڈم جی آپ ریکارڈنگ انجینئر صابری صاحب سے مل کر پوچھ لیں۔ ویسے بھرم نہ کریں ایوارڈ اس گانے پر بھی ضرور ملے گا۔ دھن ہی ایسی ہے۔

ستارہ: مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ یہ صابری صاحب کی ریکارڈنگ ہے۔ آپ کو جب میں نے فون کیا تھا کہ ابراہیم صاحب سے ریکارڈنگ کرائیں تو..... ریکارڈنگ انجینئر بہت کچھ منحصر ہوتا ہے جی۔

جلیل: ناں اب یہ تو خدا قسم آپ کی زیادتی ہے۔ ریکارڈنگ انجینئر کو ہم لوگ فائل نہیں کر سکتے ناں، یہ تو ڈائریکٹر کا معاملہ ہے۔

ستارہ: پکڑ کے سارا ستیاناس کر دیا ہے..... پورا batch اوپر چڑھا دیا ہے۔ سکندر کی آواز پر۔ ریکارڈنگ کا بھی ایک ڈھب ہوتا ہے جلیل صاحب..... ریکارڈنگ بھی ایک پورا فن ہے۔

جلیل: میڈم جی دھن میں غلطی بتائیں آپ..... میرے Peices میں کوئی نقص نکال دیں۔ اس سکندر کو معاف کیجئے..... اس کی عادت ہے خالی سے تو سر نہیں پکڑتے

بعد میں جھگڑتے ہیں طبلے والے سے۔

ستارہ: خیبر خالی ہے پکڑایا سم سے، یہ فضول باتیں ہیں۔ بڑا گانے والا گیت کی نبض کو جانتا ہے۔ اس کے لئے جگہ بے معنی ہے وہ جہاں سے چاہے رسی کو دسکتا ہے۔

جلیل: میڈم جی ایک کتا مٹھائی والے کی دوکان پر بیٹھا تھا۔ حلوائی نے دہی کے تسلے دھونے کے لئے نلکے کے سپارکھ دیئے.....

ستارہ: اب آپ سیرئیس ہو جائیں جلیل صاحب پلیز!

جلیل: کتا کنالیاں چائے لگا تو حلوائی بولا..... اوئے بے شرم کیا کر رہا ہے؟ کتا بولا..... میں

تمہاری کنالیاں صاف کر رہا ہوں۔ یہ جو سکندر صاحب ہیں میڈم جی.....

ستارہ: بس آپ چپ کریں، میں آپ کی عادت سے واقف ہوں۔

جلیل: عجیب بات ہے ساری دنیا میری عادت سے واقف ہے، ایک میری بیوی میری

کسی عادت سے واقف نہیں ہو سکی۔ ہر روز صبح میڈم جی پوچھتی ہے چائے بنا

دو، ناشتہ کریں گے؟ ہر روز..... آپ کا کیا خیال ہے اس کے سُر پورے ہیں کہ

ایک ادھ گھٹ لگا کر بھیجا ہے اللہ میاں نے؟

ستارہ: اب آپ غور سے میری بات سنیں!

(جلیل جلدی سے ہارمونیم پر ایک سرگم بجاتا ہے۔)

ستارہ: میں آپ سے کہہ رہی ہوں جلیل صاحب۔

جلیل: جی سر جی، فرمائیے!

ستارہ: کتنے گانے رہ گئے ہیں سکندر کے آپ کے ساتھ؟

جلیل: تین گانے اور پونے چار ماترے کم۔

ستارہ: کیا مطلب؟

جلیل: ہر گانے میں ایک ایک ماترے کی کمی ہوگی..... پھر آدمی بندہ بشر ہے میڈم، کسی

گانے میں وادھا گھانا بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے پونے ماترے کی گنجائش اور رکھی

ہے۔

ستارہ: آپ کسی وقت سنجیدگی سے بات نہیں کر سکتے!

- جلیل: ہمارا تو میڈم کام ہی عادت جیسا ہے، ہم تو ہر وقت سیر پکس رہتے ہیں۔
- ستارہ: اچھا میری بات غور سے سنیں!
- جلیل: جی جناب بندہ پرور..... وہ غور سے مجھے خیال آیا کہ ایک موچی غور سے جوتیاں سی رہا تھا، جیسے ہر ٹانگے سے جوں نکال رہا ہو۔ اس کے پاس سے ایک لوہار گزرا۔
- ستارہ: بس اب آپ خاموشی سے بات سنیں اور اس پر عمل کریں۔
- جلیل: جی صاحب..... جب سے میری ڈاڑھ میں درد ہے، مجھے ایک سہولت ہو گئی ہے..... میں عملیاً نہیں رہا۔
- ستارہ: جلیل صاحب باقی تین گانوں کی ریکارڈنگ آپ صابری صاحب سے نہیں کرائیں گے میں نے ڈائریکٹر صاحب سے بھی بات کر لی ہے۔
- جلیل: تو پھر میں کون ہوتا ہوں..... ساری بات ہی ان کی ہے۔
- ستارہ: اب آپ Beat کو ذرا پیچھے رکھیں، سکندر کی آواز پر نہ چڑھادیں..... اگلے گانوں میں۔
- جلیل: انشاء اللہ!
- ستارہ: کیا مطلب؟
- جلیل: جیسا آپ نے کہا ہے، انشاء اللہ ویسے ہی ہو گا..... صرف میری عرض ہے کہ آپ سکندر صاحب سے کہیں کہ انترہ ٹھیک پکڑیں..... گیڈرنہ پکڑیں۔
- ستارہ: بڑا Betch لگائیں..... میوزک بھر کے لگنا چاہیے۔
- جلیل: اچھا اب ایک چھوٹی سی عرض میری بھی ہے۔ اجازت ہے، کہوں؟ مزاج ٹھیک ہے ناں آپ کا!
- ستارہ: ہاں کہئے!
- جلیل: یہ ٹھمری انگ کا گیت ہے، ابھی پورا گیت نہیں ملا، پردھن سنیں۔ یہ سکندر صاحب کے بس کا نہیں۔ (سر بجا کر) یہ ذرا سنیں! باٹ چلت موری چندری بھگوئی ڈاری ہے اسیو نیٹ اناڑی کا ہنا۔
- (راگ بھیر دیں ٹھمری انگ دھن ہار مونیم پر بجاتا ہے۔ پھر گاتا ہے کاپی ہار مونیم کے

اوپر سے اٹھا کر ستارہ کی طرف بڑھاتا ہے۔)

میڈم جی ذرا کہہ کر تو دیکھیں۔

ستارہ: جب میں کہہ چکی ہوں کہ سکندر اسے اچھا گائیں گے.....
 جلیل: وہ تو گائیں گے لیکن آپ بھی کہہ کر دیکھیں ذرا!..... پلیز میڈم جی! بادشاہ میری
 دھن کو چار چاند لگ جائیں گے۔ ذرا کہہ کے تو دیکھیں۔ یہ دھن میں نے آپ
 کے لئے بنائی ہے۔

(جلیل ہارمونیم بجاتا ہے۔ میڈم ایک بار سنتی ہے، پھر کاغذ پر الفاظ دیکھتی ہے۔ اٹھاتی ہے

اور گاتی ہے۔ یہاں صرف ایک بند درکار ہے۔ اس کی دھن اوپر والی دھن کے مطابق ہے۔)

کہیں تو کس سے کہیں دل کا روگ کیسا ہے

پڑے ہیں سانس پر تالے بجوگ کیسا ہے

(میڈم گاتی رہتی ہے۔ اس کے چہرے پر اخباروں کی سرخیوں، رسالوں کے تراشے

سپرامیوز ہوتے ہیں۔ ستارہ کی آنکھوں میں اس گیت کے دوران ہلکے ہلکے آنسو آتے ہیں۔)

کٹ

سین 6 ان ڈور دن

(گیلری کے بچوں نے سکندر اور ستارہ باتیں کرتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ ان کی آواز

نہیں آ رہی لیکن ستارہ کی مسکراہٹ اور خوشی ظاہر کرتی ہے جیسے سکندر کوئی دلچسپ ٹاپک

ڈسکس کر رہا ہے۔ یکدم ستارہ بے ساختہ ہنسنے لگتی ہے۔ سکندر اپنا ایک ہاتھ اس کے

کندھے پر اور دوسرا ہاتھ سر پر رکھتا ہے اور پھر کندھے والا ہاتھ چھوڑ کر اس کا ایک بازو

اوپر اٹھاتا ہے۔ ستارہ اس کے پیٹ میں Punch کرنے کے انداز میں مکا مارتی ہے۔

سکندر زبان نکال کر Whoop جیسی آواز نکالتا ہے۔ گیلری لمبی ہونی چاہیے جس کے

دونوں جانب دروازے ہیں، جیسے ریڈیو سٹیشن یا ٹیلی ویژن سٹیشن کے دفاتر کے درمیان کی

لمبی گیلری ہوتی ہے۔ اب بہت پیچھے سے ایک آدمی دروازہ کھول کر آواز دیتا ہوا نکلتا ہے۔)

ٹی وی پروڈیوسر: سکندر صاحب..... سکندر صاحب! پلیز ذرا کیئے۔

(سکندر اور ستارہ رکتے ہیں۔)

پروڈیوسر: آئی ایم سوری جی، وہ آپ کا گانا دوبارہ ریکارڈ کرنا پڑے گا۔
سکندر: کیوں؟

پروڈیوسر: مشکل یہ ہے کہ (سر کھجلا کر) کچھ ٹیکنیکل Fault ہو گئی ہے۔ جہاں آپ نے دوسرا انترہ اٹھایا ہے، وہاں تھوڑی سی Slippage ہے۔ ڈبنگ کے وقت بہت زیادہ نقص نکل آئے گا۔ زیادہ دیر نہیں لگے گی، بس ذرا آدھا گھنٹہ اور..... باقی سارے گانے ٹھیک ہیں، صرف ایک گانے کے لئے زحمت دوں گا آپ کو۔
ستارہ: لیکن ہم کو تو پندرہ منٹ میں دوسری ریکارڈنگ کے لئے پہنچنا ہے افضل صاحب۔

How will we make it?

پروڈیوسر: بس جی آدھا گھنٹہ!

ستارہ: یہ تو بالکل بے اصولی بات کر رہے ہیں آپ!

پروڈیوسر: کہاں ریکارڈنگ ہے میڈم؟

ستارہ: نسیم سٹوڈیوز میں..... فتح صاحب انتظار کر رہے ہوں گے۔

پروڈیوسر: فتح صاحب میرے پرانے مربی ہیں۔ میں ان کو فون کر دیتا ہوں۔ پلیز سکندر صاحب! آئیے۔

کٹ

سین 7 ان ڈور دن

(ٹی وی سٹوڈیو: عموماً موسیقی کے پروگرام جیسے ٹیلی ویژن سے ہوتے ہیں، ایسے ہی سٹیج اور آرکسٹرا سجا ہوا ہے۔ ناظرین سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہیں۔ کیمرہ پوزیشن وغیرہ جاری ہے۔ پروڈیوسر افضل انتظام وغیرہ کر رہا ہے۔ آرکسٹرا بجتا ہے۔ میوزک ڈائریکٹر جیب

سے پان نکال کر کھاتا ہے۔ اس وقت سکندر اور ستارہ سب سے الگ تھلگ ڈاؤس پر نیچے
تالین پر بیٹھے ہیں اور باتیں کر رہے ہیں۔ پروڈیوسر افضل باقی کام چھوڑ کر ان کے پاس آتا
ہے اور تالین پر قریب بیٹھتا ہے۔

ایک بات کرنی تھی آپ سے.....

(ستارہ اور سکندر درست طریقے سے بیٹھے ہیں۔ ستارہ کی آنکھوں میں محبت اور خوشی کی
چمک ہے۔)

انشاء اللہ ہم پورا زور لگائیں گے، آپ فکر نہ کریں..... ڈبنگ میں کوئی مشکل نہیں
ہوگی۔

یہ بات نہیں میڈم..... وہ مجھے عنایت صاحب ملے تھے کل رات۔ وہ ایک فلم
Launch کر رہے ہیں اگلے ہفتے۔ اخباروں میں اناؤنس بھی ہو چکا ہے۔

پتہ ہے افضل صاحب، وہ سال میں تین تین فلمیں بناتے ہیں اور سب کا پیسہ کھا
جاتے ہیں۔ ہر نئی فلم پر ہاتھ جوڑتے ہیں کہ پچھلا بھی چکا دوں گا..... اور کبھی کوڑی
بھی ادا نہیں کرتے۔

ان کی بات تو سن لیں!

عنایت صاحب کی سب باتیں مجھے پتہ ہیں سکندر، بیچارے افضل صاحب تو بھولے
آدمی ہیں۔ ٹیلی ویژن والوں کو کیا پتہ وہاں کیا حال ہوتا ہے!

بات یہ ہے عنایت صاحب کی ذمہ داری میں لیتا ہوں، وہ ضرور Payment
کریں گے۔

(ہاتھ جوڑ کر) ناں بابا، ناں جی..... انہوں نے میری تین فلموں کے پیسے دینے
ہیں..... ایسے کہیں ہیں کہ اب تو میں وصیت کر کے مروں گی کہ میرے خاندان کا
کوئی شخص کبھی بھی ان کے ساتھ کوئی کنٹریکٹ نہ کرے۔

بات یہ ہے میڈم.....

میں آپ کی تو سو باتیں سن سکتی ہوں افضل صاحب لیکن آپ عنایت صاحب کا
ذکر میرے سامنے نہ کریں پلیز۔ آپ کو کیا پتہ ہے وہ کیسے ذلیل آدمی ہیں۔ جب

گانے لینے ہوں گے تو سیک پیسٹری کے ڈبے لے کر پہنچ جائیں گے..... ادھر ان کا کام نکل گیا، ادھر وہ کون اور میں کون..... پھر دس دس چکر لگاؤ، مجال ہے جو مل بھی جائیں۔

سکندر: ستارہ ان کی بات بھی تو سن لو!

سکندر: ستارہ: سکندر تمہیں ان لوگوں کا تجربہ نہیں ہے۔ میں انڈسٹری کے سب لوگوں کو جانچ ہوں (ہاتھ جوڑ کر) جناب ہم آپ کے لئے تو سب کچھ کریں گے لیکن عنایت صاحب نہایت چور آدمی ہیں ان سے ہماری نہیں بن سکتی۔ (ماتھے کو چھو کر) ان کو دور سے سلام!

افضل: اچھا میڈم، آپ کی مرضی ہے..... دراصل عنایت صاحب میرے بہنوئی تھے۔ (اٹھتا ہے اور آرکسٹر کی طرف جاتا ہے۔ ایک بینگ سے موسیقی جاری ہوتی ہے۔ سکندر اور ستارہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ ستارہ جھینپ کر نظریں جھکاتی ہے۔ افضل کی آواز آتی ہے۔)

افضل: وی ٹی آر رولنگ! (مائیک جو قالین پر ہی پڑا ہے سکندر اور ستارہ قریب ہوتے ہیں اور گاتے ہیں۔ اب ان دونوں کی آواز نہیں آتی، صرف بیک پر موسیقی جاری ہوتی ہے دھن پڑے ہیں سانس پر تالے.....)

کٹ

سین 8 ان ڈور رات

(باپ تان پورہ سر کر رہا ہے۔ آبا جی آتی ہے۔ کچھ دیر پاس کھڑی رہتی ہے اور باپ کو

نفرت کی نظر سے دیکھتی رہتی ہے۔ پھر کہتی ہے۔)

آپا: آبا جی!

باپ: (تان پورہ چھوڑ کر) جی۔

پھر کیا فیصلہ کیا آپ نے؟

کیا فیصلہ؟

کمال ہے اباجی..... میں کب تک آپ لوگوں کی خاطر یہاں بیٹھی رہوں گی، آخر میں جاؤں گی اپنے گھر۔

تو جاؤناں..... لڑکیاں ہمیشہ اپنے ہی گھر چلی جاتی ہیں۔

اباجی آپ کبھی خدا کے لئے حقیقت پسندی سے بھی کام لے لیا کریں، ہر وقت سات سروں میں نہ رہا کریں۔ یہ دنیا ہے، یہاں اولاد کیلئے سوچنا پڑتا ہے..... کھانے پینے، زندہ رہنے کیلئے روزگار کی تلاش ہوتی ہے..... بیٹی کے برکیلئے کوشش کرنی پڑتی ہے..... بیٹے کے کاروبار کیلئے ہمت سے کام لینا ہوتا ہے۔ آپ کی طرح سارا دن وادی سموا دی سروں کے چکر میں رہے آدمی تو گھر چوٹ ہو جاتا ہے۔

(ہنس کر) تو اپنے اندھے باپ سے کیسی سخت باتیں کہہ رہی ہے راشدہ! اندھا کیا کمائی کرے گا..... کیا بر تلاش کر لائے گا..... کیا کاروبار کھڑا کر دے گا بیٹے کو!

جب معذوری کی یہ شکل ہو اباجی تو خدا کیلئے آپ دوسروں کے ساتھ سمجھوتہ تو کر لیا کریں۔

ہاں، کیوں نہیں..... کیوں نہیں۔ سمجھوتے ہی کرتا رہا ہوں تو آج کا دن دیکھنا نصیب ہوا ہے راشدہ۔

اس چھوٹے سے مکان میں گزارہ نہیں ہو سکتا اباجی..... آپ سب میرے ساتھ شیخوپورے چلیں۔

(خوف کے ساتھ) کیوں..... وہاں کیوں؟

تو بہ..... آپ تو شیخوپورے کے نام سے یوں ڈرتے ہیں اباجی جیسے، جیسے جیسے جی.....

بیٹی کے سسرال میں ہم سب کہاں کھپ سکیں گے راشدہ! میں تو ستارہ کے ساتھ نہیں جا سکا۔

وہاں دیہاتی ماحول ہے اباجی! عاصم زمینوں پر کام کرے گا ان کے ساتھ..... گنہگار

بیابھی جائے گی سال چھ مہینے میں۔ آپ میاں جی کی باتوں کا خیال نہ کیا کریں۔
ایسے دو گھڑی کا غصہ ہوتا ہے ان کو بول بال کر بالکل ٹھیک ہو جاتے ہیں۔
کہتی تو تو ٹھیک ہے لیکن..... لیکن یہاں رہنے میں کیا حرج ہے؟ عاصم کوئی کاروبار
کرنے لگے گا تھوڑے دنوں میں۔

آپا: کاروبار رہنے دیں اباجی..... ہمارے گھر کے مردوں سے کاروبار ہو چکے! فیروز بھائی
نے جو کاروبار کئے وہ بھی آپ کے سامنے تھے..... اب عاصم جو پوریاں ڈالے گا
وہ بھی آپ دیکھ لینا۔

باپ: تو اسے موقع تو دے!
آپا: کرے کرے، میں نے اسے موقع دینا ہے! سو بسم اللہ کاروبار کرے..... لیکن اباجی
کاروبار سرمائے سے ہوتا ہے، اس کے پاس تو لفافے پر ٹکٹ لگانے کو پیسے نہیں
ہوتے۔

باپ: (لجابت سے) تو اسے کوئی چھوٹا موٹا کام شروع کروادیتی اللہ واسطے!
آپا: میں کہاں سے سرمایہ لاؤں اباجی، میری کونسی ملیں چلتی ہیں..... زمینیں ہیں، آپ
سب خوشی سے چلیں وہاں۔

باپ: وہ جو..... (لجابت سے) وہ ستارہ نے جو رقم دی تھی..... وہ اس میں سے کچھ عام
کو.....

آپا: سب کی نظر ہے اس رقم پر توبہ! بابا میں تو وہ چیک پکڑ کر گناہ گار ہو گئی سب سے۔
باپ: ناں راشدہ، ناں بیٹی!

راشدہ: (رو کر) وہ روپے کوئی میرے پاس پڑے ہیں..... طلاق ہو کر گھر بیٹھ جاتی تو اچھا
تھا! آپ شکر کریں کہ چیک لے کر وہ خوش ہو گئے..... اب سب کو گھر لے جانے
پر رضامند ہیں۔

باپ: (آہستہ) لیکن کب تک خوش رہے گا راشدہ!
راشدہ: اب اس قدر بھی خراب نہیں ہیں وہ، بس ذرا بولنے کی عادت ہے..... اور کس کو
نہیں ہوتی۔ اباجی! اب آپ فیصلہ کریں جلدی۔